34380 ـ عورت كا عورتوں ميں گروپ كے ساتھ محرم كے بغير حج كرنا

سوال

ايك عورت كا كہنا ہے كہ وہ سعودى عرب ميں ملازمت كرتى ہے، اور پچھلے برس حج كے ليے گئى تو اس كے اس كى دو سہيلياں تھيں اور ان كے ساتھ كوئى محرم نہ تھا، اس كے بارہ ميں كيا شرعى موقف كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" يہ عمل يعنى محرم كے بغير عورت كا حج كرنا حرام ہے كيونكہ ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كى حديث ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو فرماتے ہوئے سنا:

" محرم كے بغير كوئى عورت سفر نہ كرے، تو ايك شخص اٹھ كر كہنے لگا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرى بيوى حج پر جا رہى ہے اور ميں نے فلاں غزوہ ميں نام لكھوا ركھا، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

جاؤ جا كر اپنى بيوى كے ساتھ حج كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر (3006) صحيح مسلم حديث نمبر (1341).

لہذا عورت كے ليے بغير محرم كے سفر كرنا جائز نہيں اور محرم وہ ہوگا جو عورت كے ليے نسب يا كسى مباح سبب كى بنا پر ابدى طور پر حرام ہو، اور اس كے ليے عاقل و بالغ ہونا شرط ہے، ليكن چھوٹا بچہ محرم نہيں بن سكتا، اور اسى طرح بےوقوف يعنى جسے عقل نہ ہو وہ بھى محرم نہيں بن سكتا.

سفر ميں عورت كے ساتھ محرم كے ہونے ميں حكمت يہ ہے كہ عورت كى عزت و عصمت اور عفت محفوظ رہے، تا كہ خواہش كى پجارى اور اللہ كا ڈر نہ ركھنے اور اللہ كے بندوں پر بےرحمى كرنے والے قسم كے لوگ عورت سے كھلواڑ نہ كر سكيں.

اس سے كوئى فرق نہيں پڑتا كہ عورت اكيلى ہو يا اس كے ساتھ دوسرى عورتيں بھى ہوں، يا پھر وہ امن والى ہو يا امن

میں نہ ہو، حتی کہ چاہے وہ اپنےخاندان اور گھروالی عورتوں کے ساتھ ہی جائے اور اسے انتہائی امن کی امید بھی ہو تو بھی اس کے لیے بغیر محرم سفر کرنا جائز نہیں.

کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ حج کرنےکا کہاتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ دریافت نہیں فرمایا کہ آیا اسکے ساتھ دوسری عورتیں ہیں، اور کیا وہ پرامن یا ہے نہیں، اس لیے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں اس شخص سے استفسار نہیں فرمایا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی فرق نہیں، اور یہی صحیح ہے کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہیں کر سکتی.

وقت حاضر میں بعض لوگوں نے تساہل سے کام لیتے ہوئے ہوائی جہاز میں بغیر عورت کا سفر جائز قرار دے دیا ہے جو کہ بلاشك و شبہ عمومی اور ظاہری نصوص کے خلاف ہے، کیونکہ ہوائی جہاز کا سفر بھی دوسرے ذریعہ سے سفر کی طرح ہے یہ خطرات سے خالی نہیں.

اگر محرم عورت کو ائرپورٹ کے لاؤنج تك چھوڑ آئے تو وہ ویٹنگ ہال میں داخل ہو کراکیلی رہ جائیگی اور اسکے ساتھ کوئی محرم نہیں ہوگا، ہو سکتا ہے ہوائی جہاز وقت مقررہ پر اڑ جائے، لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فلائٹ میں تاخیر ہو جائے.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وقت مقررہ پر فلائٹ اڑان بھرے لیکن کسی فنی خرابی یا کسی اور سبب کے باعث اسے واپس آنا پڑے، یا پھر جہاں فلائٹ جا رہی تھی اس ائرپورٹ کی بجائے کسی دوسرے ائرپورٹ پر اتر جائے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے فلائٹ کسی سبب کے باعث تاخیر سے پہنچے.

اور اگر بالفرض وقت مقررہ پر بھی پہنچ جائے تو ہو سکتا ہے اسے لینے کے لیے آنے والا محرم شخص کسی سبب کے باعث وہاں نہ پہنچ سکا ہو، اس کی گاڑی خراب ہو سکتی ہے یا پھر وہ سویا رہ سکتا ہے، یا پھر رش کی بنا پر تاخیر ہو سکتی ہے.

پھر اگر یہ بھی فرض کریں کہ اسے لینے کے لیے آنے والا محرم شخص وقت مقررہ پر بھی پہنچ گیا ہو لیکن اس کے ساتھ فلائٹ میں کوئی شخص ایسا ہو جو اسے دھوکہ دے اور وہ دونوں ایك دوسرے کو چاہنے لگیں اور ؟.؟

حاصل یہ ہوا کہ عورت کو اللہ سبحانہ و تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے حج وغیرہ یا کوئی بھی سفر بغیر محرم کے نہیں کرنا چاہیے، اور محرم کے لیے بالغ اور عاقل ہونا شرط ہے، اللہ ہی مددگار ہے " انتہی .